ناپاکی کے چند اہم مسائل

اس رسالہ میں نجاست کے متعلق درجِ ذیل پانچ مسائل پر احادیث وآثار نقل کئے ہیں، جن سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ چیزیں ناپاک ہیں:

تھوڑا پانی ناپاکی گرنے سے ناپاک ہوجائے گا..	
شراب ناپاک ہے....................	مردار، خون اور خنزیر سب ناپاک ہیں........
کتے کا لعاب ناپاک ہے....................	پیشاب ناپاک ہے............................

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر: جامعۃ القراءات، کفلیۃ

(۱)

تھوڑا پانی ناپاکی گرنے سے ناپاک ہوجائے گا

اس مضمون میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ: تھوڑے سے پانی میں تھوڑی سی نجاست گر جائے تو بھی پانی ناپاک ہوجائے گا، چاہے اس کا رنگ' بو اور مزہ تبدیل ہو یا نہ ہو۔ آپ ﷺ کی احادیث اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے آثار سے یہ بات ثابت ہے۔

مرغوب احمد لاجپوری

پیش لفظ

تھوڑے سے پانی میں تھوڑی سی نجاست گر جائے تو پانی ناپاک ہو جائے گا، چاہے اس کا رنگ، بو اور مزہ تبدیل ہو یا نہ ہو۔ آپ ﷺ کی احادیث اور حضرات صحابہ رضی اللہ عنہم کے آثار سے یہ بات ثابت ہے۔

اہل حدیث حضرات کا مسلک یہ ہے کہ: جب تک اوصاف ثلاثہ نہ بدلیں تھوڑا پانی بھی ناپاکی کے گرنے سے ناپاک نہیں ہوتا۔ نواب نور الحسن صاحب لکھتے ہیں:

آب باراں و دریا و چاہ طاہر و مطہر ست، پلیدی نمی گردد، مگر بنجاستے کہ بو یا مزا، یا رنگ اورا بر گرداند۔ (عرف الجاوی ص۹)

ترجمہ:...... بارش، دریا اور کنویں کا پانی پاک ہے، اور پاک کرنے والا ہے، وہ ناپاک نہیں ہوتا مگر اس نجاست سے کہ جو اس کے رنگ یا بو یا مزہ کو بدل دے۔

نواب وحید الزمان لکھتے ہیں: ''لا يفسد ماء البئر ولو كان صغيرا ، والماء فيه قليلا بوقوع نجاسة أو موت حيوان دموی أو غير دموی ولو انتفخ أو تفسخ أو تسعط بشرط ان لا يتغير احد اوصافه ، الخ''۔ (نزل الابرار ص۱۴۰ ج۱)

ترجمہ:...... کنویں کا پانی ناپاک نہیں ہوتا، اگرچہ کنواں چھوٹا ہو، اور اس میں پانی تھوڑا ہو، کسی نجاست کے گرنے سے (اس میں) خونی یا غیر خونی جانور کے مرنے سے اگرچہ وہ جانور (مر کر) پھول گیا ہو یا پھٹ گیا ہو، یا اس کے بال و پر گر گئے ہوں، بشرطیکہ پانی کے اوصاف میں سے کوئی وصف نہ بدلے۔

اگر اس مسلک کو صحیح مان لیا جائے تو ایک گلاس میں یا کسی چھوٹے برتن میں پیشاب کے قطرے گرنے سے بھی پانی ناپاک نہیں ہوگا۔ (حدیث اور اہل حدیث ص۱۴۱)

(۱)......عن ابی هريرة رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : اذا ولغ الكلب فی اناء احدكم فَلْيُرِقْهُ ' ثم لْيَغْسِله سبع مرات۔

(مسلم ص۱۳۷ ج۱، باب حکم ولوغ الکلب ، رقم الحدیث:۲۷۹)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب کتا تم میں سے کسی کے برتن میں منہ ڈال دے تو اسے چاہئے کہ وہ اسے بہا کر سات مرتبہ دھولے۔

(۲)......عن عبد الله بن المغفّل رضی الله عنه قال : امر رسول الله صلى الله عليه وسلم : بقتل الكلاب ' ثم قال : ما بالُهم و بال الكلاب ؟ ثم رخّص فی كلب الصّيد وكلب الغنم ، وقال : اذا ولغ الكلب فی الاناء فاغسلوه سبع مرات ' و عَفِّرُوه الثّامنةَ بالتُّراب۔ (مسلم ص۱۳۷ ج۱، حکم ولوغ الکلب ، رقم الحدیث:۲۸۰)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے کتوں کو قتل کرنے کا حکم فرمایا، پھر فرمایا: کیا حال ہے لوگوں کا اور کیا حال ہے کتوں کا، پھر شکاری اور بکریوں (کی حفاظت والے) کتوں میں رخصت عطا فرمادی، اور فرمایا: جب کتا برتن میں منہ ڈال دے تو اسے سات مرتبہ دھولو، اور آٹھویں مرتبہ مٹی سے مانجو۔

(۳)......عن ابی هريرة رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : طهور اناء احدكم اذا ولغ فيه الكلب ان يغسِله سبع مرات ' اُولاهُنّ بالتّراب۔

(مسلم ص۱۳۷ ج۱،حکم ولوغ الکلب ، رقم الحدیث:۲۷۹)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تمہارے برتن کی پاکی جبکہ کتا اس میں منہ ڈال دے یہ ہے کہ اسے سات مرتبہ دھولیں،

پہلی بار مٹی سے مانجیں۔

تشریح:......ان حدیثوں میں برتن میں کتے کے منہ ڈالنے کی وجہ سے پانی کو بہا دینے اور سات مرتبہ دھونے کا حکم دیا گیا، اس لئے کہ پانی ناپاک ہوگیا، جبکہ کتے کے منہ ڈالنے سے تینوں اوصاف میں سے کوئی وصف بھی نہیں بدلتا۔

(۴)......عن عطاء ، عن ابی هريرة رضی الله عنه انه كان :فی الاناء يلغ فيه الكلب او الهر ، قال : يغسل ثلاث مرار۔ (طحاوی ص۲۴ ج۱، باب سؤر الكلب ، رقم الحديث:۶۵)

ترجمہ:......حضرت عطاء رحمہ اللہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ: (آپ) جب کتا یا بلی برتن میں منہ ڈال دے تو اس کو تین مرتبہ دھونے کا حکم فرماتے تھے۔

(۵)......عن عطاء ، عن ابی هريرة رضی الله عنه انه كان : اذا ولغ الكلب فی الاناء اهراقه ، و غسله ثلاث مرات۔

(دارقطنی ص۶۶ ج۱، باب ولوغ الكلب فی الاناء ، رقم الحديث:۱۹۴)

ترجمہ:......حضرت عطاء رحمہ اللہ، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ: جب کتا برتن میں منہ ڈال دے تو اس کو بہا دیتے اور اس کو تین مرتبہ دھوتے ۔

(۶)......عن ابن جريج قال : قلت لعطاء : كم يُغسل الاناء الذی يلغ فيه الكلب ؟ قال : كل ذلک سمعت ،سبعا و خمسا و ثلاث مرات۔

(عبدالرزاق ص۹۷ ج۱، باب الكلب يلغ فی الاناء ، رقم الحديث:۳۳۲)

ترجمہ:......حضرت ابن جریج رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ؛ میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے عرض کیا کہ: جس برتن میں کتا منہ ڈال دے تو اسے کتنی مرتبہ دھویا جائے گا؟ انہوں نے

فرمایا کہ: یہ سب (طرح کی روایتیں) میں نے سنی ہیں: سات بار پانچ باراور تین بار (تین مرتبہ وجوباًاور پانچ اور سات مرتبہ استحبابا)۔

(۷)......عن معمر قال : سألت الزهری عن الکلب یلغ فی الاناء ؟ قال : یغسل ثلاث مرات۔(مصنف عبدالرزاق ص۹۷ ج۱، باب الکلب یلغ فی الاناء ، رقم الحدیث:۳۳۶)

ترجمہ:......حضرت معمر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: میں نے حضرت زہری رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ: جس برتن میں کتا منہ ڈال دے (تو اسے کتنی مرتبہ دھویا جائے گا؟) انہوں نے فرمایا کہ: تین مرتبہ۔

تشریح:......حضرت مولانا انور شاہ صاحب کشمیری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: تین مرتبہ دھونا تو اصل حکم ہے، (گویا فرض وضروری ہے) اور بقیہ تین کے بعد نظافت کے لئے ہے۔

(حاشیه : ادلة الحنفية من الاحاديث النبوية على المسائل الفقهية ص۵۷،تحت رقم الحديث:۱۱۰)

(۸)......عن ابی هريرة رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلی الله عليه وسلم : لا يبولن احدكم فی الماء الدائم الذی لايجری ثم يغتسل فيه۔

(بخاری ص۳۷ ج۱، باب البول فی الماء الدائم ، رقم الحديث:۲۳۹)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: نہ پیشاب کرے تم میں سے کوئی ٹھہرے ہوئے پانی میں جو کہ جاری نہیں ہے، پھر اسی میں غسل کرے۔

(۹)......عن ابی هريرة رضی الله عنه عن النبی صلی الله عليه وسلم قال : لايبولن احدكم فی الماء الدائم ثم يتوضأ منه۔

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ: آپ

ﷺ نے فرمایا: تم میں سے کوئی ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے، پھراسی سے وضو کرے۔

(ترمذی ص۲۱ ج۱، باب [ما جاء فی] کراھیة البول فی الماء الراکد ، رقم الحدیث:٦٨۔
نسائی، باب الماء الدائم ، رقم الحدیث:۵۷)

تشریح:......ان دونوں حدیثوں میں ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا گیا ،اس لئے کہ پیشاب کرنے سے پانی ناپاک ہوگیا،حالانکہ پانی میں پیشاب کرنے سے تینوں اوصاف میں سے کوئی وصف بھی نہیں بدلتا۔

(۱۰)......عن ابی هريرة رضى الله عنه عن النبى صلى الله عليه و سلم قال : اذا استيقظ احدكم من الليل فلا يدخل يده فى الاناء حتى يُفرِغ عليها مرتين او ثلا ثا ' فانه لا يدرى اين باتت يده۔

(ترمذی ص۲۱ ج۱، باب ما جاء : اذا استيقظ احدكم من منامه فلا يغمس يده فى الاناء حتى يغسلها ، رقم الحديث:۲۴۔مسلم، باب كراهة غمس المتوضئ و غيره يده المشكوك فى نجاستها فى الاناء قبل غسلها ثلا ثا ، رقم الحديث:۲۷۸۔نسائی، كتاب الطهارة ، رقم الحديث:۱)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ: آپ ﷺ نے فرمایا: جب تم میں سے کوئی رات کوسوکر اٹھے تو جب تک ہاتھوں کو دو یا تین مرتبہ دھونہ لے اس وقت تک (پانی کے) برتن میں ہاتھ نہ ڈالے، کیونکہ اسے معلوم نہیں کہ اس کے ہاتھ نے کہاں رات گذری۔

تشریح:......ان دونوں حدیثوں میں سوکر اٹھنے کے بعد جب تک ہاتھوں کو نہ دھولے برتن میں ہاتھ ڈالنے سے منع فرمایا گیا،اس لئے کہ ممکن ہے کہ رات کو ہاتھ غیر مناسب جگہ پر لگ

کر ناپاک ہوگیا ہو، اور دوسرے پانی کو ناپاک کردے گا، حالانکہ پانی میں اس طرح ہاتھ ڈالنے سے تینوں اوصاف میں سے کوئی وصف بھی نہیں بدلتا۔

(۱۱)......عن ابی هريرة رضی الله عنه : انّ رسول الله صلی الله عليه وسلم قال : اذا توضأ احدكم فليجعل فی انفه ماء ثم لينثر ' ومن استجمر فليوتر ' واذا استيقظ احدكم من نومه فليغسل يده قبل ان يُدخلها فی وضوئه ' فانّ احدَكم لا يدری اين باتت يده۔ (بخاری ص۲۸ ج۱، باب الاستجمار وترا ، کتاب الوضوء ، رقم الحديث :۱۶۲)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی وضو کرے تو اپنی ناک میں پانی ڈالے پھر اس کو جھاڑ لے، اور جو استنجاء کرے تو طاق عدد (ڈھیلے سے) کرے۔ اور جب تم میں سے کوئی بیدار ہو تو وضو کے برتن میں ہاتھ ڈالنے سے پہلے انہیں دھولے، اس لئے کہ تم میں سے کوئی نہیں جانتا کہ اس کے ہاتھ نے رات کہاں گزاری؟۔

(۲)

اس مضمون میں شراب کے ناپاک ہونے پر چند احادیث اور آثار نقل کئے گئے ہیں۔ان دلائل سے واضح طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ شراب جیسے حرام ہے اسی طرح ناپاک بھی ہے۔

مرغوب احمد لاجپوری

پیش لفظ

شراب کی حرمت اوراس کی قباحت پرقرآن کریم کی آیات اورآپ ﷺ کے بکثرت ارشادات احادیث میں آئے ہیں،اوراس کے استعمال پرسخت سے سخت وعیدیں وارد ہوئی ہیں۔یہاں ان احادیث کو بیان کرنا مقصودنہیں۔اس مضمون میں صرف وہ احادیث جمع کی گئی ہیں جوشراب کے نجس ہونے پردلالت کرتی ہیں۔

کئی احادیث اورآثار میں شراب کی نجاست کواشارۃً وصراحۃً بیان کیا گیا ہے۔اسی لئے فقہاءکرام رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: شراب ناپاک ہے۔اوراس کے ناپاک ہونے پر اجماع بھی نقل کیا گیا ہے۔شیخ محمد بن عبدالرحمٰن شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:

''اجمع الائمة علی نجاسة الخمر الا ما حکی عن داؤد انه قال : بطهارتها مع تحریمها''۔(رحمة الامة فی اختلاف الائمة ص۷)

ترجمہ:......شراب کے ناپاک ہونے پرتمام ائمہ کرام کااجماع ہے،البتہ داؤد ظاہری سے نقل کیا گیاہے کہ:وہ شراب کوحرام سمجھتے ہوئے اس کو پاک کہتے تھے۔

صاحب ہدایہ علامہ علی مرغینانی رحمہ اللہ نے شراب کے بارے میں دس بحثیں کی ہیں: ان میں چوتھی بحث شراب کے ناپاک ہونے کے بارے میں ہے،کہ شراب نجاست ہے اور پیشاب کی طرح نجاست غلیظہ ہے،چونکہ اس کی نجاست کاثبوت دلائل قطعیہ سے ہے۔

''والرابع انها نجسة نجاسة غلیظة کالبول ، لثبوتها بالدلائل القطعیة علی ما بیناه ''

(ہدایہ ص۴۹۷ ج۴، کتاب الاشربة)

حضرت مولانا عبدالحئی صاحب لکھنوی رحمہ اللہ اس کے حاشیہ پرتحریرفرماتے ہیں کہ: یہاں اولی اوربہترتھا کہ یہ عبارت ہوتی:

’’فالاولی ھھنا تحریر الکافی حیث قال : وھی نجسة نجاسة غلیظة کالبول والدم‘ لانھا سمیت رجسا بالنص القطعی‘‘۔

(حاشیہ نمبر:۹/ہدایہ ص۴۹۷ ج۴، کتاب الاشربة)

فرقۂ علماء اہل حدیث بھی شراب کو پاک مانتے ہیں،نواب صدیق حسن خان صاحب لکھتے ہیں:

’’فتحریم الحُمر والخمر الذی دلت علیه النصوص لایلزم منه نجاستھا ، بل لا بد من دلیل آخر علیه‘ والا بقیا علی الاصول المتفق علیھا من الطھارة‘‘۔

(الروضۃ الندیۃ ص۲۱ ج۱)

ترجمہ:......یعنی گدھوں اور شراب کے حرام ہونے سے کہ جس پر قرآن وحدیث دلالت کر رہے ہیں ان کا ناپاک ہونا لازم نہیں آتا، ان کے ناپاک ہونے کی دوسری دلیل ہونی ضروری ہے، ورنہ متفق علیہ اصول یعنی طہارت پر باقی رہیں گے۔

نواب نورالحسن لکھتے ہیں:

حکم بنجاست خمر بنابر حرمت بے دلیل باشد۔(عرف الجادی ص۲۷۳)

ترجمہ:......شراب کو حرام ہونے کی وجہ سے ناپاک کہنا بے دلیل ہے۔

نواب وحیدالزمان لکھتے ہیں:’’والمنی طاھر..... وکذلک الخمرة‘‘۔

(نزل الابرار ص۴۹)

ترجمہ:......منی پاک ہے اور ایسے ہی شراب (بھی پاک ہے)۔

(ماخوذ از: حدیث اور اہل حدیث ص۱۶۲)

دلائل سے جمہور کے قول کی تائید ہوتی ہے۔ مرغوب احمد لاجپوری

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ﴾ ۔(پ:۷،سورۂ مائدہ، آیت نمبر:۹۰)

ترجمہ:......اے ایمان والو! شراب' جوا' بتوں کے تھان اور جوے کے تیر' یہ سب ناپاک شیطانی کام ہیں، لہذا ان سے بچو، تاکہ تمہیں فلاح حاصل ہو۔

(۱)......عن ابی ثعلبة الخُشنی رضی الله عنه : انّه سأل رسول اللّه صلی الله علیه وسلم قال : انا نُجاوِر اهل الکتاب وهم یطبَخون فی قُدورهم الخنزیر و یشربون فی آنیتهم الخمرَ ؟ فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم : ان وجدتم غیرَها فکلوا فیها واشربوا ، وان لم تجدوا غَیرها فَارحَضوها بالماء وکُلوا وشربوا۔

(ابوداؤد ص۱۸۱ ج۲، باب فی استعمال آنیة اهل الکتاب ، کتاب الاطعمة ، رقم الحدیث : ۳۸۳۸)

ترجمہ:......حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ: ہم اہل کتاب کے پڑوس میں رہتے ہیں، اور وہ لوگ اپنی ہانڈیوں میں خنزیر (کا گوشت) پکاتے ہیں، اور اپنے برتنوں میں شراب پیتے ہیں؟ (تو کیا ہم ان کے برتن استعمال کر سکتے ہیں؟) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: اگر تمہیں ان کے علاوہ دوسرے برتن ملیں تو ان میں کھاؤ اور پیو، اور دوسرے برتن نہ ملیں تو پھر ان کو پانی سے دھو کر (ان میں) کھاؤ' پیو۔

تشریح:......اگر شراب ناپاک نہ ہوتی تو آپ ﷺ برتن کو دھونے کا حکم ارشاد نہ فرماتے۔

(۲)......طارق بن سُوید الجُعفی رضی الله عنه : سأل النبی صلی الله علیه وسلم

عن الخمر؟ فنهاه ' أو كره ان يصنعها ، فقال : انما اصنعها للدّواء ، فقال : انه ليس بدواء ولكنه داء۔

(مسلم ص۱۶۳ج۲، باب تحريم التداوى بالخمر و بيان انها ليست بدواء ، كتاب الا شربة ، رقم الحديث :۱۹۸۴)

ترجمہ:......حضرت طارق بن سوید جعفی رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے شراب کے متعلق سوال کیا، آپ ﷺ نے انہیں (شراب کے استعمال کرنے سے) منع فرمایا اور اس کے بنانے کو ناپسند فرمایا، انہوں نے عرض کیا: میں اس کو دوا کے لئے بناتا ہوں۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ: یہ دوا نہیں یہ تو بیماری ہے۔

تشریح:......اگر شراب ناپاک نہ ہوتی تو آپ ﷺ اس سے دوا بنانے کی اجازت مرحمت فرمادیتے جو جسم پر ملنے کے کام آتی۔

(۳)......عن سليمان بن موسى قال : لما افتتح خالد بن الوليد رضى الله عنه الشام نزل آمد فاعد له من بها من الاعاجم الحمام و دلوكا عجن بالخمر ' وكان لعمر رضى الله عنه عيونا من جيوشه يكتبون اليه بالاخبار ، فكتبوا اليه بذلك ، فكتب اليه عمر رضى الله عنه : ان الله حرم الخمر على بطونكم واشعاركم و ابشاركم۔

(كنز العمال ص۵۲۳ج۹، ازالة النجاسة و ذكر بعض انواعها ، رقم الحديث :۲۷۲۵۹)

ترجمہ:......حضرت سلیمان بن موسیٰ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے جب ملک شام فتح کیا اور آمد (شہر) میں نزول فرمایا، تو وہاں کے رہنے والے عجمیوں نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے لئے حمام اور جسم پر ملنے کے لئے ایک خوشبو تیار کی' جو شراب سے خمیر کی گئی تھی، ان کے لشکر میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بہت

سے جاسوس تھے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو رپورٹیں لکھ کر بھیجا کرتے تھے، انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ بات بھی لکھ دی، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ: اللہ تعالی نے شراب حرام قرار دی ہے تمہارے پیٹوں پر تمہارے بالوں پر اور تمہارے کھالوں پر۔

(۴)......عن ابی عثمان و الربیع أو ابی حارثة قال : بلغ عمر رضی الله عنه ان خالد بن الولید رضی الله عنه دخل الحمام فتدلک بعد النورة بخبز عصفر معجون بخمر ، فکتب الیه : بلغنی انک تدلکت بخمر‘ و انه قد حرم ظاهر الخمر و باطنها‘ و قد حرم مس الخمر کما حرم شربها ، فلا تمسها اجسامکم فانها نجس۔

(کنز العمال ص۵۲۲ ج۹، ازالة النجاسة و ذکر بعض انواعها ، رقم الحدیث :۲۷۲۵۶)

ترجمہ:......حضرت ابوعثمان اور حضرت ربیع رحمہما اللہ سے یا حضرت ابو حارثہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو یہ اطلاع ملی کہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ حمام میں داخل ہوئے اور انہوں نے نورہ کے بعد کوئی عصفر معجون شراب سے تیار کی گئی خوشبو ملی ، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ: مجھے خبر پہنچی ہے کہ تم شراب کی مالش کرتے ہو، (تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ) شراب کے ظاہر و باطن کو بھی حرام قرار دیا گیا ہے، اور جس طرح شراب کا پینا حرام ہے اسی طرح اس کا چھونا بھی حرام ہے، شراب اپنے جسموں پر مت ملو، کیونکہ یہ ناپاک ہے۔

تشریح:......یہ دونوں روایتیں تو شراب کے ناپاک ہونے میں بالکل صریح ہیں۔

(۵)......عن سلیمان بن موسی ان عمر کتب الی خالد بن الولید : انه بلغنی انک دخلت حماما بالشام‘ و ان من بها من الاعاجم اتخذوا لکم دلوها النار۔

ترجمہ:......حضرت سلیمان بن موسی رحمہ اللہ کی روایت ہے کہ: حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو خط لکھا کہ: مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ تم شام میں حمام میں داخل ہوئے تھے، جبکہ ان حماموں میں عجمی لوگ ہوتے ہیں جو تمہارے لئے آگ (شراب) کی (جسم پر ملنے والی) دوا بناتے ہیں۔

(کنز العمال ص۵۲۲ ج۹، ازالة النجاسة و ذکر بعض انواعها ، رقم الحدیث :۲۷۲۵۷)

(۶)......عن مجاهد قال : اذا اصاب ثوبک خمر' فاغسله' هو شر من الدم۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۸۶ ج۲، فی القیء والخمر یصیب الثوب ، رقم الحدیث :۲۰۴۰)

ترجمہ:......حضرت مجاہد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: تمہارے کپڑے پر شراب لگ جائے تو اسے دھولو، یہ خون سے زیادہ برا ہے۔

تشریح :......اس اثر میں تو خون سے بھی زیادہ شر بتلا کر شراب کے ناپاک ہونے کو بہت صاف الفاظ میں واضح کر دیا گیا ہے۔

ایک روایت میں یہ ہے: ''اشرّ من الدم'' اور دوسری روایت میں اس طرح کے الفاظ آئے ہیں: ''اشدّ من الدم''۔ (حاشیہ: مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۸۶ ج۲)

(۷)......عن الحسن قال :القیء والخمر والدم بمنزلة : یعنی : فی الثوب۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۲۸۶ ج۲، فی القیء والخمر یصیب الثوب ، رقم الحدیث :۲۰۳۹)

ترجمہ:......حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: قے اور شراب اور خون سب کا حکم ایک ہے، یعنی کپڑے پر لگنے کے بارے میں (جس طرح خون اور قے ناپاک ہیں اور کپڑے پر لگ جائیں تو کپڑا ناپاک ہو جاتا ہے، اسی طرح شراب بھی ناپاک ہے)۔

(۳)

مردار، خون اور خنزیر سب ناپاک ہیں

اس مضمون میں مردار، خون اور خنزیر کے ناپاک ہونے پر چند احادیث اور آثار نقل کئے گئے ہیں۔ ان دلائل سے واضح طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ مردار، خون اور خنزیر سب ناپاک ہیں۔

مرغوب احمد لاجپوری

اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

﴿قُلْ لَّآ اَجِدُ فِیْ مَآ اُوْحِیَ اِلَیَّ مُحَرَّمًا عَلٰی طَاعِمٍ یَّطْعَمُهٗٓ اِلَّآ اَنْ یَّكُوْنَ مَیْتَةً اَوْ دَمًا مَّسْفُوْحًا اَوْ لَحْمَ خِنْزِیْرٍ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ﴾۔(پ:۸/سورۂ انعام،آیت نمبر:۱۴۵)

ترجمہ:......(اے پیغمبر! ان سے) کہو کہ:''جو وحی مجھ پر نازل کی گئی ہے اس میں تو میں کوئی ایسی چیز نہیں پاتا جس کا کھانا کسی کھانے والے کے لئے حرام ہو، الا یہ کہ وہ مردار ہو، یا بہتا ہوا خون ہو، یا سور کا گوشت ہو، کیونکہ وہ ناپاک ہے۔

(۱)......عن عائشة رضی الله عنها : قالت : جاء ت فاطمة ابنة ابی حُبیش :الی النبی صلی الله علیه وسلم فقالت : یا رسول الله ! انّی امرأةٌ اُستحاضُ فلا اطهر ' اَفَاَدَعُ الصلوة ؟ فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم : لا ، انّما ذلکِ عرقٌ ولیس بحیضٍ فاذا اقبلتْ حیضتُکِ فدعی الصلوة ، واذا ادبرت فاغسلی عنک الدم ثم صلّی۔

(بخاری ص۴۴ ج۱، باب غسل الدم ، کتاب الوضوء ، رقم الحدیث :۲۲۸)

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: حضرت فاطمہ بنت ابی حبیش رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا کہ: یا رسول اللہ! میں تو پاک ہی نہیں ہوتی، تو نماز (پڑھنی) چھوڑ دوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: یہ رگ (سے نکلنے والا) خون ہے، حیض نہیں ہے، اس لئے جب حیض کے دن آئیں تو نماز چھوڑ دے، اور جب اندازہ کے مطابق وہ ایام گذر جائیں تو خون کو دھولے اور نماز پڑھ لے۔

(۲)......عن جابر بن عبد الله رضی الله عنه : انه سمع رسول الله صلی الله علیه وسلم ' عام الفتح وهو بمکة یقول : ان الله و رسوله حرّم بیعَ الخمر والمیتة والخنزیر والاصنام ، فقیل : یا رسول الله ! اَرأیت شُحوم المیتة فانه یُطلی بها السُّفُن

ویُدهن بها الجلود ویستصبح بها الناس ؟ قال : لا، هو حرام ، ثم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : عند ذلک قاتل الله الیهود ، ان الله حرم علیهم الشُّحوم فَأَجْمَلُوهُ ثم باعوه فَاَکَلُوا ثمنه۔

(ترمذی ص۲۴۲ ج۱، باب ما جاء فی بیع جلود المیتة والاصنام ، رقم الحدیث :۱۲۹۷)

ترجمہ:......حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: انہوں نے فتح مکہ کے سال مکہ مکرمہ میں آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: بے شک اللہ تعالی اور اس کے رسول ﷺ نے شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی خرید وفروخت کو حرام قرار دیا ہے۔عرض کیا گیا کہ: یا رسول اللہ! مردار کی چربی کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟ کیونکہ وہ کشتیوں پر ملی جاتی ہے اور کھالوں پر اس کا روغن لگایا جاتا ہے، اور لوگ اس سے چراغ جلاتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں مردار کی چربی حرام ہے، پھر اسی موقعہ پر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالی یہودیوں کو ہلاک کرے، اللہ تعالی نے ان پر چربی کو حرام قرار دیا، انہوں نے اسے پگھلا کر بیچا اور اس کی قیمت کھائی۔

(۳)......عن ابی ثعلبة الخُشنی رضی الله عنه : انّه سأل رسول اللّه صلی الله علیه وسلم قال : انا نُجاوِر اهل الکتاب وهم یطبَخون فی قُدورهم الخنزیر و یشربون فی آنیتهم الخمرَ ؟ فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم : ان وجدتم غیرَها فکلوا فیها واشربوا ، وان لم تجدوا غَیرها فَارحَضوها بالماء وکُلوا وشربوا۔(ابوداؤد ص۱۸۱ ج۲ باب فی استعمال آنیة اهل الکتاب ، کتاب الاطعمة ، رقم الحدیث :۳۸۳۸)

ترجمہ:......حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ: ہم اہل کتاب کے پڑوس میں رہتے ہیں، اور وہ لوگ اپنی ہانڈیوں

میں خنزیر (کا گوشت) پکاتے ہیں، اور اپنے برتنوں میں شراب پیتے ہیں؟ (تو کیا ہم ان کے برتن استعمال کر سکتے ہیں؟) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: اگر تمہیں ان کے علاوہ دوسرے برتن ملیں تو ان میں کھاؤ اور پیو، اور دوسرے برتن نہ ملیں تو پھر ان کو پانی سے دھو کر (ان میں) کھاؤ، پیو۔

(۴)......عن نافع عن ابن عمر رضی الله عنهما : انه رأى فی ثوبه دمًا ، فغسله فبقی أثره أسود ، و دَعا بِمِقصّ فقصّه فقرضه۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۲۹۸ ج ۲، فی الدم يغسل من الثوب فيبقى اثره ، رقم الحديث:۲۰۸۶)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: آپ نے اپنے کپڑے میں خون لگا ہوا دیکھا تو اسے دھو دیا، لیکن سیاہ نشان باقی رہا، آپ نے قینچی منگوائی اور اسے کاٹ دیا۔

(۵)......عن الحسن فی الحُبّ تقطر فيه القطر عن الخمر أوالدم ؟ قال : يُهَراق۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۲۰۸ ج ۲، القطرة من الخمر والدم تقع فی الاناء ، رقم الحديث :۱۷۸۳)

ترجمہ:......حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے فرمایا کہ: مٹکے میں شراب یا خون کے قطرے گر جائیں تو اسے بہا دیا جائے۔

(۶)......عن الحسن قال : القیء والخمر والدم بمنزلة : يعنی : فی الثوب۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۲۸۶ ج ۲، فی القیء والخمر يصيب الثوب ، رقم الحديث :۲۰۳۹)

ترجمہ:......حضرت حسن بصری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: قے اور شراب اور خون سب کا حکم ایک ہے، یعنی کپڑے پر لگنے کے بارے میں (جس طرح خون اور قے ناپاک ہیں اور کپڑے پر لگ جائیں تو کپڑا ناپاک ہوجاتا ہے، اسی طرح شراب بھی ناپاک ہے)۔

(۴)

کتے کا لعاب ناپاک ہے

اس مضمون میں کتے کے لعاب کے ناپاک ہونے پر چند احادیث اور آثار نقل کئے ہیں۔ ان دلائل سے واضح طور پر ظاہر ہوتا ہے کہ کتے کا لعاب ناپاک ہے۔

مرغوب احمد لاجپوری

(١)......عن ابی هريرة رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلی الله عليه وسلم : اذا ولغ الكلب فی اناء احدکم فليرقه ثم ليغسله سبع مرات۔

(مسلم ص١٣٧ج١، حکم ولوغ الکلب ، رقم الحدیث:٢٧٩)

ترجمہ:......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جب کتا تم میں سے کسی کے برتن میں منہ ڈال دے تو اسے چاہئے کہ وہ اسے بہا کر سات مرتبہ دھوئے۔

(٢)......عن ابی هريرة رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلی الله عليه وسلم : طهور اناء احدکم اذا ولغ فيه الكلب ان يغسِله سبع مرات ' اُولاهُنّ بالتّراب۔

(مسلم ص١٣٧ج١، حکم ولوغ الکلب ، رقم الحدیث:٢٧٩)

ترجمہ:......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: تمہارے برتن کی پاکی جبکہ کتا اس میں منہ ڈال دے یہ ہے کہ اسے سات مرتبہ دھولیں، پہلی بار مٹی سے مانجیں۔

(٣)......عن عبد الله بن المغفّل رضی الله عنه قال : امر رسول الله صلی الله عليه وسلم : بقتل الکلاب ' ثم قال : ما بالُهم و بال الکلاب ؟ ثم رخّص فی کلب الصّيد و کلب الغنم ، وقال : اذا ولغ الکلب فی الاناء فاغسلوه سبع مرات ' و عَفِرُوه الثّامنةَ فی التُّراب۔(مسلم ص١٣٧ج١، حکم ولوغ الکلب ، رقم الحدیث:٢٨٠)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے کتوں کو قتل کرنے کا حکم فرمایا، پھر فرمایا: کیا حال ہے لوگوں کا اور کیا حال ہے کتوں کا، پھر شکاری اور بکریوں (کی حفاظت والے) کتوں میں رخصت عطا فرمادی، اور فرمایا: جب کتا

برتن میں منہ ڈال دے تو اسے سات مرتبہ دھولو، اور آٹھویں مرتبہ مٹی سے مانجو۔

(۴)......عن عطاء عن ابی هريرة رضی الله عنه انه كان : فی الاناء يلغ فيه الكلب او الهر' قال : يغسله ثلاث مرار۔ (طحاوی ص۲۴ ج۱، باب سؤر الكلب ، رقم الحديث:۶۵)

ترجمہ:......حضرت عطاء رحمہ اللہ' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ: (آپ) جب کتا برتن میں منہ ڈال دے تو اس کو تین مرتبہ دھونے کا حکم فرماتے۔

(۵)......عن عطاء ' عن ابی هريرة رضی الله عنه انه كان : اذا ولغ الكلب فی الاناء اهراقه ' و غسله ثلاث مرات۔

(دار قطنی ص۶۶ ج۱، باب ولوغ الكلب فی الاناء ، رقم الحديث:۱۹۴)

ترجمہ:......حضرت عطاء رحمہ اللہ' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ: جب کتا برتن میں منہ ڈال دے تو اس کو بہا دیتے، اور برتن کو تین مرتبہ دھونے کا حکم فرماتے۔

(۶)......عن ابن جريج قال : قلت لعطاء : كم يُغسل الاناء الذی يلغ فيه الكلب ؟ قال : كل ذلك سمعت ' سبعا و خمسا و ثلاث مرات۔

(مصنف عبدالرزاق ص۹۷ ج۱، باب الكلب يلغ فی الاناء ، رقم الحديث:۳۳۲)

ترجمہ:......حضرت ابن جریج رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے عرض کیا کہ: جس برتن میں کتا منہ ڈال دے تو اسے کتنی مرتبہ دھویا جائے گا؟ انہوں نے فرمایا کہ: یہ سب (طرح کی روایتیں) میں نے سنی ہیں: سات بار پانچ بار اور تین بار (تین مرتبہ وجوباً اور پانچ اور سات مرتبہ استحبابا)۔

(۷)......عن معمر قال : سألت الزهری عن الكلب يلغ فی الاناء ؟ قال : يغسل

ثلاث مرات۔(مصنف عبدالرزاق ص۹۷ ج۱، باب الکلب یلغ فی الاناء، رقم الحدیث:۳۳۶)

ترجمہ:......حضرت معمر رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: میں نے حضرت زہری رحمہ اللہ سے سوال کیا کہ: جس برتن میں کتا منہ ڈال دے(تو اسے کتنی مرتبہ دھویا جائے گا؟) انہوں نے فرمایا کہ: تین مرتبہ۔

تشریح:......حضرت مولانا انورشاہ صاحب کشمیری رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: تین مرتبہ دھونا تو اصل حکم ہے،(گویا فرض وضروری ہے) اور بقیہ تین کے بعد دھونا نظافت کے لئے ہے۔

(حاشیہ : ادلة الحنفیه من الاحادیث النبویه علی المسائل الفقهیه ص۷۵، تحت رقم الحدیث: ۱۱۰)

خلاصۂ احادیث

ان احادیث وآثار سے ثابت ہو رہا ہے کہ کتے کا لعاب ناپاک ہے، اس لئے کہ آپ ﷺ نے کتے کے جوٹھے کے پھینکنے اور برتن کے دھونے کا حکم دیا، اسی طرح برتن کو مٹی سے صاف کرنے اور بار بار دھونے کا حکم عطا فرمایا۔

نواب صدیق حسن خان صاحب لکھتے ہیں:

وحدیث ولوغ کلب دال برنجاست تمامہ کلب ودم وشعر وعرق نیست، بلکہ ایں حکم مختص بولوغ اوست۔(بدرالاہلہ ص۱۶)

ترجمہ:...... کتے کے منہ ڈالنے والی حدیث پورے کتے اس کے خون، بال اور پسینے کے ناپاک ہونے پر دلالت نہیں کرتی، بلکہ یہ حکم تو صرف اس کے منہ ڈالنے کے ساتھ خاص ہے۔

نواب وحیدالزمان لکھتے ہیں:

’’ واخلتفوا فی لعاب الکلب والخنزیر وسورھما ، والارجح طھارتہ کما مرّ، وکذلک فی بول الکلب و خراءہ ، والحق انہ لا دلیل علی النجاسۃ‘‘۔

(نزل الابرار ص۵۰)

ترجمہ:......لوگوں نے کتے‘ خنزیر اوران کے جوٹھے کے متعلق اختلاف کیا ہے، زیادہ راجح بات یہ ہے کہ ان کا جوٹھا پاک ہے جیسا کہ گذر چکا۔ اور ایسے ہی لوگوں نے کتے کے پیشاب‘ پاخانہ کے متعلق اختلاف کیا ہے، حق بات یہ ہے کہ ان کے ناپاک ہونے پر کوئی دلیل نہیں۔ (حدیث اور اہل حدیث ص۱۶۶)

(۵)

پیشاب ناپاک ہے

اس مضمون میں مختلف روایات سے یہ واضح کیا گیا ہے کہ: پیشاب ناپاک ہے۔اوراس کے لئے بیس احادیث اورآثار جمع کئے گئے ہیں۔

مرغوب احمد لاجپوری

....

غیرمقلداورفرقۂ اہل حدیث کے عالم نواب وحیدالزمان لکھتے ہیں:

’’والمنی طاھر ‘ وکذٰلک الدم غیر دم الحیضة ‘ وکذٰلک رطوبة الفرج ‘ وکذٰلک الخمر و بول مایؤکل لحمه و ما لا یؤکل لحمه من الحیوانات‘‘۔

(نزل الابرار ص۴۹ ج۱)

ترجمہ:......منی پاک ہے، ایسے ہی حیض کے خون کے علاوہ باقی خون‘ شرمگاہ کی رطوبت‘ شراب اورحلال وحرام جانوروں کا پیشاب پاک ہے۔(حدیث اوراہل حدیث ص۱۷۰)

(۱)......عن عائشة امّ المؤمنين انّها قالت : اُتی رسول الله صلی الله علیه وسلم بصبی فبال علی ثوبه ، فدعا بماء فاتبعه ايّاه۔

(بخاری، باب بول الصبیان ، رقم الحدیث:۲۲۲)

ترجمہ:...... ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک بچہ لایا گیا، اس نے آپ ﷺ کے کپڑے پر پیشاب کردیا، آپ ﷺ نے پانی منگوایا، اوراس پانی کواس کپڑے کے تابع کیا (یعنی اس پانی کواس کپڑے پر بہایا)۔

(۲)......عن انس بن مالک : ان النبی صلی الله علیه وسلم رأی اعرابیا یبول فی المسجد ، فقال : دعوه ، حتی اذا فرغ دعا بماء فصبه علیه۔

(بخاری، باب ترکِ النبی صلی الله علیه وسلم والناسِ الاعرابی حتی فرغ من بوله فی المسجد، رقم الحدیث:۲۱۹)

ترجمہ:......: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے ایک اعرابی کومسجد میں پیشاب کرتے ہوئے دیکھا (لوگ اس کوڈانٹ رہے تھےتو آپ ﷺ نے) فرمایا:اس کوچھوڑ دو یہاں تک کہ وہ پیشاب سے فارغ ہوگیا،تو آپ ﷺ نے پانی منگوایااوراس جگہ پر بہادیا۔

(۳)......عن ابن عباس رضی الله عنهما قال : مرّ النبی صلی الله علیه وسلم بحائط من حیطان المدینة أو مكة ، فسمع صوت انسانین یُعذَّبانِ فی قبورهما ، فقال النبی صلی الله علیه وسلم : یُعذَّبان وما یُعذَّبان فی کبیر، ثم قا ل :بلی کان احدهما لا یستتر من بوله ، وکان الآخر یمشی بالنمیمة ، الخ۔

(بخاری، باب من الکبائر ان لا یستتر من بوله ، رقم الحدیث:۲۱۶)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ یا مکہ معظّمہ کے باغات میں سے کسی باغ کے پاس سے گذرے، تو آپ ﷺ نے دو انسانوں کی آوازیں سنیں، جنہیں ان کی قبروں میں عذاب دیا جارہا تھا، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ان دونوں کو عذاب دیا جارہا ہے، اوران کو کسی بڑی چیز میں عذاب نہیں دیا جارہا ہے، پھرفرمایا: کیوں نہیں، ان میں سے ایک پیشاب کے قطروں سے نہیں بچتا تھا، اور دوسرا چغلی کرتا تھا۔

(۴)......عن عبد الرحمن ابن حسنة رضی الله عنه قال : انطلقتُ انا و عمرو بن العاص رضی الله عنه الی النّبی صلی الله علیه وسلم ، فخرج و معه دَرَقةٌ ثم استتر بها ثم بال ، فقلنا : انظروا الیه یبول کما تبول المرأة ، فسمع ذلک، فقال : الم تعلموا ما لقی صاحب بنی اسرائیل ؟ کانوا اذا اصابهم البول قطعوا ما اصابه البول منهم ، فنهاهم ، فعُذِّب فی قبره۔

(ابوداؤد، باب الاستبراء من البول ، رقم الحدیث:۲۲۔نسائی، البول الی السترة یستتر بها ، رقم الحدیث:۳۰۔ابن ماجہ، باب التشدید فی البول ، رقم الحدیث:۳۴۶)

ترجمہ:......حضرت عبدالرحمٰن بن حسنہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: وہ فرماتے ہیں کہ: میں اورحضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس گئے (ہم نے دیکھا کہ) آپ ﷺ باہر تشریف لائے اس حال میں کہ آپ ﷺ کے ساتھ ڈھال تھی، اوراس کی آڑ میں بیٹھ کر پیشاب کرنے لگے، ہم نے آپس میں کہا کہ: ذرا دیکھو تو آپ ﷺ یوں (چھپ کراور بیٹھ کر) پیشاب کررہے ہیں جیسے عورتیں کرتی ہیں، یہ سن کر آپ ﷺ نے فرمایا کہ: کیا تمہیں بنی اسرائیل کے ایک شخص کا انجام معلوم نہیں؟ بنی اسرائیل کے لئے

قانون یہ تھا کہ جب ان میں سے کسی کو پیشاب لگ جاتا تو وہ اس مقام کو کاٹ ڈالتے تھے، اس شخص نے ان کو (اس قانون پر عمل کرنے سے) روکا تو اس کو (اس جرم کی پاداش میں) عذاب قبر میں مبتلا کر دیا گیا۔

(۵)......عن جسرة قالت : حدثتنی عائشة رضی الله عنها قالت : دخلَتْ عَلَیَّ امرأة من الیهود ، فقالت :ان عذاب القبر من البول ، قلت : کذبتِ ، قالت : بلٰی ، انه لَیقرضُ منه الجلد والثوب ، قالت : فخرج رسول الله صلی الله علیه وسلم الی الصلوة وقد ارتفعت أصواتنا ، فقال : ماهذا ؟ فاخبرته ، فقال صدَقَتْ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۸۷ ج۲، فی التوقّی من البول ، رقم الحدیث:۱۳۱۶)

ترجمہ:......حضرت جسرہ رحمہا اللہ فرماتی ہیں کہ: حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا: ہمارے پاس ایک یہودی عورت آئی اور اس نے کہا کہ: قبر کا عذاب پیشاب (سے نہ بچنے کی وجہ سے) ہوتا ہے، (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ:) میں نے کہا کہ: تو نے جھوٹ کہا، اس نے کہا کہ: (جھوٹ نہیں) یقیناً ایسا ہی ہے، پیشاب کی وجہ سے چمڑی اور کپڑے کو کاٹا جاتا ہے، (حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا) فرماتی ہیں کہ: اتنے میں رسول اللہ ﷺ نماز کے لئے تشریف لے جانے لگے، اور ہماری آوازیں اونچی ہو رہی تھیں، آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کیا ہے؟ تو آپ ﷺ کو میں نے اطلاع دی (کہ یہ یہودی عورت اس طرح کہہ رہی ہے) آپ ﷺ نے فرمایا: اس نے سچ کہا۔

(۶)......عن ابی هریرة رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم : اکثرُ عذابِ القبر من البول۔ (ابن ماجہ، باب التشدید فی البول ، رقم الحدیث:۳۴۸)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ:

اکثر قبر کا عذاب پیشاب (سے نہ بچنے) کی وجہ سے ہوتا ہے۔

(۷)......عن ابی امامة رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال : اتقوا البول ، فانّه اوّلُ ما یُحاسَب به العبد فی القبر۔

(مجمع الزوائد ص۲۸۷ ج۱، باب الاستبراء من البول والاحتراز منه ، لما فیه من العذاب ، رقم الحدیث:۱۰۳۴۔ طبرانی (کبیر) رقم الحدیث:۷۶۰۵)

ترجمہ:...... حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پیشاب سے بچو، کیونکہ قبر میں بندہ کا سب سے پہلے اسی پر محاسبہ ہوتا ہے۔

(۸)......عن ابی هریرة رضی الله عنه قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: اکثروا عذاب القبر منه۔

(مستدرک حاکم ص۱۸۳ ج۱۔ نصب الرایہ ص۱۸۱ ج۱، فصل فی البئر)

ترجمہ:...... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پیشاب سے بچو، کیونکہ عام طور پر عذاب قبر پیشاب (سے نہ بچنے) کی وجہ سے ہوتا ہے۔

(۹)......عن ابن عباس رضی الله عنهما قال : قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: استنزهوا من البول فان عامة عذاب القبر منه۔

(معجم طبرانی (کبیر) ص۷۹ ج۱۱، رقم الحدیث:۱۱۱۰۴)

ترجمہ:...... حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: نبی کریم ﷺ نے فرمایا: پیشاب سے بچو، کیونکہ عام طور پر عذاب قبر پیشاب (سے نہ بچنے) کی وجہ سے ہوتا ہے۔

(۱۰)......عن عبادة بن الصامت رضی الله عنه قال : سألْنَا رسول الله صلی الله

علیہ وسلم عن البول؟ فقال : اذا مسکم شیء فاغسلوہ ' فانی اظن ان منہ عذاب القبر۔(تلخیص الحبیر ص۱۰۶ج۱، باب الاستنجاء ، رقم الحدیث:۱۳۶)

ترجمہ:......حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: ہم نے رسول اللہ ﷺ سے پیشاب کے متعلق سوال کیا،تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ: جب تم کو ذرا سا بھی پیشاب لگ جائے تو اسے دھولو،اس لئے کہ میرا گمان یہی ہے کہ: اس سے بھی عذاب قبر ہوتا ہے۔

(۱۲)......**قال حماد : انی لاغسِل البول کلَّہ۔**

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۶۸ ج۲، فی بول البعیر والشاۃ یصیب الثوب ، رقم الحدیث:۱۲۳۹)

ترجمہ:......حضرت حماد رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں پیشاب کی وجہ سے سارے (کپڑوں کو) دھولیتا ہوں۔

(۱۳)......**عن الحسن قال : کان یری تغسل الابوالُ کلّھا۔**

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۶۸ ج۲، فی بول البعیر والشاۃ یصیب الثوب ، رقم الحدیث:۱۲۴۴)

ترجمہ:......حضرت حسن بصری رحمہ اللہ کی رائے تھی کہ: ہر طرح کے پیشاب کو دھویا جائے گا۔

(۱۴)......**عن نافع و عبد الرحمن بن القاسم انھما قالا : اغسل ما اصابک من ابوال البھائم۔**

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۶۹ ج۲، فی بول البعیر والشاۃ یصیب الثوب ، رقم الحدیث:۱۲۴۶)

ترجمہ:......حضرت نافع اور حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم رحمہم اللہ فرماتے ہیں کہ: جانوروں کا پیشاب اگر لگ جائے تو اسے دھولو۔

(۱۵)......**ابو مجلز یقول : قلت : لابن عمر : بعثت جملی فبال ' فاصابنی بولہ ؟**

قال: اغسله ، قلت : انما كان انتضحَ كذا و كذا ' يعنى يقلّلُه ، قال : اغسِلُه۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۶۹ ج۲، فی بول البعیر والشاة یصیب الثوب ، رقم الحدیث:۱۲۴۹)

ترجمہ:......حضرت ابومجلز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ: میں نے اونٹنی کو بھیجا تو اس نے پیشاب کردیا، اس کے پیشاب (کے کچھ چھینٹے) مجھے لگ گئے، آپ نے فرمایا: ان کو دھولو۔ (حضرت ابومجلز رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ:) میں نے کہا: ایسے ایسے چھینٹے تھے، گویا ان کو بہت کم سمجھتا تھا، فرمایا: (پھر بھی) دھو لو۔

(۱۶)......عن ميمون بن مهران قال : بول البهيمة والانسان سواء۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۶۹ ج۲، فی بول البعیر والشاة یصیب الثوب ، رقم الحدیث:۱۲۵۰)

ترجمہ:......حضرت میمون بن مہران رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: جانور اور انسان کا پیشاب (ناپاک ہونے میں) برابر ہے۔

(۱۷)......عن الحكم قال : اذا انتضح عليك بولُ الدّابة فرأيت اثره فاغسله ' وان لم تر اثره فدعه ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۷۰ ج۲، فی بول البعیر والشاة یصیب الثوب ، رقم الحدیث:۱۲۵۴)

ترجمہ:......حضرت حکم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: جب کسی جانور کے تجھ پر پیشاب (کے چھینٹے) لگ جائیں اور تجھے ان کا اثر نظر آئے تو ان کو دھولے، اور اگر نظر نہ آئیں تو چھوڑ دے۔

(۱۸)......عن ليث و عن عطاء : فى الرجل يصيب ثوبه البول فلا يُدرى أين هو؟ قالا يغسل الثوب كله۔

ترجمہ:...... حضرت لیث اور حضرت عطاء رحمہما اللہ اس آدمی کے بارے میں جن کے کپڑے میں پیشاب لگ جائے اور معلوم نہ ہو کہ کہاں لگا ہے؟ فرماتے ہیں کہ: سارے کپڑے کو دھویا جائے گا۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۵۷ ج۲، البول یصیب الثوب فلا یُدری این ھو ، رقم الحدیث:۱۲۸۲)

(۱۹)......عن نافع عن ابن عمر قال :یغسل الثوب کلّہ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۵۷ ج۲، البول یصیب الثوب فلا یُدری این ھو ، رقم الحدیث:۱۲۸۳)

ترجمہ:...... حضرت نافع رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: (اگر پیشاب کپڑے پر لگ جائے تو) سارا کپڑا دھویا جائے گا۔

(۲۰)......عن الحسن : سئل عن الثوب یصیبہ البولُ فلا یُدری این مکانہ ؟ قال : اذا استیقن غسَلَہ کلَّہ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۵۷ ج۲، البول یصیب الثوب فلا یُدری این ھو ، رقم الحدیث:۱۲۸۵)

ترجمہ:...... حضرت حسن بصری رحمہ اللہ سے مروی ہے کہ: ان سے سوال کیا گیا کہ: (اگر) کپڑے پر پیشاب لگ جائے اور معلوم نہ ہو کہ کہاں لگا ہے؟ تو فرمایا کہ: جب یقین ہو تو سارے کپڑے کو دھولو۔

منی پاک ہے یا ناپاک؟

اس رسالہ میں احادیث اور آثار سے اس مسئلہ کی وضاحت کی گئی ہے کہ منی ناپاک ہے، اور اس مسئلہ پر جو اعتراضات کئے گئے ہیں ان کے جوابات بھی دیئے گئے ہیں۔

مرغوب احمد لاجپوری

ناشر: جامعۃ القراءات، کفلیۃ

عرض مرتب

الحمد لله و کفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفی ، اما بعد !

منی پاک ہے یا ناپاک؟ یہ مسئلہ اہل علم کے درمیان مختلف فیہ رہا ہے، احناف کا مسلک یہ ہے کہ منی ناپاک ہے، اور دلائل نقلیہ وعقلیہ سے اس کی ترجیح ثابت ہے۔

علماء اہل حدیث وغیر مقلدین بھی منی کے پاک ہونے کے قائل ہیں۔نواب صدیق حسن خان صاحب لکھتے ہیں: ''ودرنجاستے منی آدمی دلیل نیامدہ''۔

ترجمہ:......آدمی کی منی کے ناپاک ہونے میں کوئی دلیل نہیں آئی۔(بُدر الاھلة ص۱۵)

نواب نورالحسن لکھتے ہیں: ''منی ہر چند پاک است''۔

ترجمہ:......منی ہر صورت میں پاک ہے۔(عرف الجادی ص۱۰)

نواب وحیدالزمان لکھتے ہیں:

والمنی طاهر سواء كان رطبا أو يابسا مغلظا أو غير مغلظ۔

(کنزالحقائق ص۱۶۔نزل الابرار ص۴۹۔حدیث اوراہل حدیث ص۱۴۹)

ترجمہ:......منی پاک ہے چاہے تر ہو یا خشک' گاڑھی ہو یا گاڑھی کے علاوہ۔

اس مختصر رسالہ میں احادیث اورآثار سے واضح کیا گیا ہے کہ منی ناپاک ہے۔اسی طرح دلائل عقلیہ سے بھی مسئلہ کو مدلل کیا گیا ہے۔

خاتمہ میں وہ اعتراضات جو ہمارے مسلک پر کئے گئے ہیں وہ اوران کے جوابات بھی دیئے گئے ہیں۔

اللہ تعالی اس مختصر رسالہ کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے ،اورذخیرۂ آخرت وذریعۂ نجات بنائے ،آمین۔

مرغوب احمد لاجپوری

منی کے ناپاک ہونے کے دلائل قرآن سے

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

(۱)......﴿ وَاِنۡ كُنۡتُمۡ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوۡا ﴾۔(پ٦:سورۂ مائدہ، آیت نمبر:٦)

ترجمہ:......اور اگر تم جنابت کی حالت میں ہو تو سارے جسم کو (غسل کے ذریعے) خوب اچھی طرح پاک کرو۔

(۲)......﴿ وَ يُنَزِّلُ عَلَيۡكُمۡ مِّنَ السَّمَآءِ مَآءً لِّيُطَهِّرَكُمۡ بِهٖ ﴾۔

(پ:٩ سورۂ انفال، آیت نمبر:١١)

ترجمہ:......اور تم پر آسمان سے پانی برسا رہے تھے، تاکہ اس کے ذریعہ تمہیں پاک کرے۔

تفسیر:......ایک روایت میں ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو احتلام ہو گیا تھا اور پانی موجود نہیں تھا، غسل کرنے کی پریشانی تھی، اللہ تعالیٰ نے بارش برسادی، سب نے غسل کرلیا۔ اب شان نزول کو سامنے رکھ کر ترجمہ کرو، کیا مطلب ہوا؟ ناپاک تھے جب ہی تو اللہ تعالیٰ نے غسل کے واسطے پانی نازل فرمایا۔ (دروس مظفری ص ٢٣٨ ج ٢)

(۳)......﴿ ثُمَّ جَعَلَ نَسۡلَهٗ مِنۡ سُلٰلَةٍ مِّنۡ مَّآءٍ مَّهِيۡنٍ ﴾۔(پ:٢١ سورۂ سجدہ، آیت نمبر:٨)

ترجمہ:......پھر اس کی نسل ایک نچوڑے ہوئے حقیر پانی سے چلائی۔

(۴)......﴿ اَلَمۡ نَخۡلُقۡكُّمۡ مِّنۡ مَّآءٍ مَّهِيۡنٍ ﴾۔(پ:٢٩ سورۂ مرسلٰت، آیت نمبر:٢٠)

ترجمہ:......کیا ہم نے تمہیں ایک حقیر پانی سے پیدا نہیں کیا؟۔

کپڑے پانچ طرح کی ناپاکی سے دھوئے جاتے ہیں

(۱)......عن عمار بن یاسر رضی الله عنه قال : اتی علی رسول الله صلی الله علیه وسلم وانا علی بئر ادلو ماء فی رکوة لی ، فقال : یا عمار ! ما تصنع ؟ قلت : یا رسول الله ! بابی و امّی ! اغسل ثوبی من نخامة اصابته ، فقال : یا عمار ! انّما یُغسل الثّوب من خمس : من الغائط ' والبول ' والقیء ' والدم ' والمنی ، یا عمار ! ما نخامتک و دموع عینیک والماء الذی فی رکوتک الا سواء۔

(دارقطنی ص۱۳۴ج۱، باب نجاسة البول والامر بالتنزه منه ' الخ ، رقم الحدیث:۴۵۲)

ترجمہ:......حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں کنوئیں پر اپنی چھاگل میں پانی کھینچ رہا تھا کہ میرے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا کہ: اے عمار! کیا کررہے ہو؟ میں نے عرض کیا کہ: یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، میں اپنا کپڑا دھورہا ہوں، اسے بلغم لگ گیا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمار! کپڑے کو پانچ چیزوں کے لگ جانے کی وجہ سے دھونا چاہئے: پیشاب' پاخانہ' قے' خون اور منی۔ عمار! تمہارا بلغم' تمہاری آنکھوں کے آنسو اور وہ پانی جو تمہاری چھاگل میں ہے سب برابر ہیں، (یعنی سب پاک ہیں)۔

آپ ﷺ صحبت کے پہنے ہوئے کپڑوں میں منی نہ دیکھتے نماز پڑھ لیتے

(۲)......عن معاویة بن ابی سفیان رضی الله عنهما : انه سأل اختَه امَّ حبیبة زوج النبی صلی الله علیه وسلم : هل کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یصلّی فی الثّوب الّذی یُجامعها فیه ؟ فقالت : نعم ' اذا لم یرَ فیه اذیً۔

ترجمہ:......حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ: انہوں نے اپنی

ہمشیرہ (بہن) نبی کریم ﷺ کی زوجۂ محترمہ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ:
رسول اللہ ﷺ ان کپڑوں میں نماز پڑھ لیتے تھے جو پہن کر ان سے صحبت کرتے تھے؟
انہوں نے جواب دیا کہ: ہاں، لیکن اس وقت جبکہ آپ ان کپڑوں میں کوئی گندگی (منی)
نہ دیکھتے۔

(ابوداؤد ص۵۳ ج۱، باب الصلوة فی الثوب الذی یُصیب اهله فیه ، رقم الحدیث:۳۶۶۔نسائی،
باب المنی یُصیب الثوب ، رقم الحدیث:۲۹۵۔ابن ماجہ، باب الصلوة فی الثوب الذی یجامع فیه
رقم الحدیث:۵۴۰)

صحبت کے وقت جو کپڑے پہنے ہوئے ہیں ان میں منی نظر نہ آئے تو نماز جائز ہے

(۳)......عن جابر بن سمرة رضی الله عنه قال : سُئل النبی صلی الله علیه وسلم أصلی فی الثوب الذی آتی فیه اهلی ؟ قال : نعم ، الا ان تری فیه شیئا ' فتغسله۔

(مسنداحمد، باب ، رقم الحدیث:۲۰۹۲۰)

ترجمہ:......حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: نبی کریم ﷺ سے سوال کیا گیا کہ: جن کپڑوں کو پہن کر میں نے صحبت کی ہے، کیا ان میں نماز پڑھ سکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ہاں، لیکن اگر تمہیں ان میں منی لگی ہوئی نظر آئے تو پھر انہیں دھولو۔

(۴)......عن عبد الملک بن عمیر قال : سئل جابر بن سمرة رضی الله عنه وانا عنده ' عن الرجل یصلی فی الثوب الذی یجامع فیه اهله ؟ قال : صلّ فیه ، الا ان تری فیه شیئا فتغسله ' ولا تنضحه ، فان النضح لایزیده الا شرا۔

(طحاوی ص۶۷ ج۱، باب حکم المنی هل هو طاهر ام نجس؟ ، رقم الحدیث:۲۹۱)

ترجمہ:......حضرت عبدالملک بن عمیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے میری موجودگی میں ایک شخص کے متعلق سوال کیا گیا کہ: جوانہی کپڑوں میں نماز پڑھ لیتا ہے جواس نے بیوی سے صحبت کے وقت پہنے ہوتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کہ: تو انہی کپڑوں میں نماز پڑھ لے، الا یہ کہ کوئی چیز (منی) دیکھے، ایسی صورت میں اس کو دھو لے اور پانی سے نہ چھڑک، کیونکہ اس سے تو مزید گندگی بڑھے گی۔

کپڑے میں منی تر ہے تو دھو لے، اور خشک ہے تو کھرچ دے

(۵)......عن خالد بن ابی عزة قال : سأل رجل عمر بن الخطاب رضی الله عنه ، فقال : انّی احتلمت علی طُنفُسَةٍ ، فقال : ان کان رطبا فاغسله ' وان کان یابسا فاحککه ' وان کان خفی علیک فارششه۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۴۵ ج۱، باب حکم ولوغ الکلب ، رقم الحدیث:۹۷۲)

ترجمہ:......حضرت خالد بن ابی عزہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے سوال کیا کہ: مجھے کپڑوں میں احتلام ہوگیا ہے، آپ نے فرمایا کہ: اگر منی تر ہے تو اسے دھو لے، اور اگر خشک ہے تو اسے کھرچ دے، اور اگر منی کا پتہ ہی نہ چلے تو اسے ہلکا سا دھوڈال۔

کپڑے میں منی دیکھے تو اسے دھو لے اور نہ دیکھے تو پانی چھڑک دے

(۶)......عن سلیمان بن یسار رضی الله عنه قال : سألت عائشة رضی الله عنها عن المنی یُصیب الثّوبَ ؟ فقالت : کنت اَغسِلُه من ثوب رسول الله صلی الله علیه وسلم ، فیخرج الی الصّلوة ، واثَرُ الغسل فی ثوبه بُقَعَ الماء۔

ترجمہ:......حضرت سلیمان بن یسار رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ

عنہا سے سوال کیا کہ: جو منی کپڑے پر لگ جائے؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ: میں اس کو رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے دھوتی تھی، آپ ﷺ نماز کے لئے تشریف لے جاتے اور آپ ﷺ کے کپڑے میں دھونے کا اثر پانی کے نشانات کی صورت میں ہوتا تھا۔(بخاری، باب غسل المنی و فرکه ' وغسل ما يصيب من المرأة ، رقم الحديث:۲۳۰۔

مسلم، باب غسل الثوب من المنی ، رقم الحديث:۲۸۹)

(۷)......عن عائشة رضی الله عنها انها قالت : فی المنی اذا اصاب الثوب اذا رأيته فاغسله ' وان لم تره فانضحه۔

(طحاوی ص ۶۸ ج ا، باب حكم المنی هل هو طاهر ام نجس؟ رقم الحديث:۲۸۰)

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے منی سے آلودہ کپڑے کے بارے میں فرمایا کہ: اگر کپڑے میں منی لگی ہوئی دیکھے تو اسے دھولے اور اگر نہ دیکھے تو پانی چھڑک دے۔

(۸)......عن يحی بن عبد الرحمن بن حاطب انه اعتمر مع عمر بن الخطاب رضی الله عنه فی ركبٍ فيهم عمرو بن العاص رضی الله عنه ، وان عمر بن الخطاب عرّس ببعض الطّريق قريبا من بعض المياه فاحتلم عمر وقد كاد ان يُصبح فلم يجد مع الرّكب ماءً فركب حتى اذا جاء الماء فجعل يغسل ما رأى من ذلک الاحتلام حتى اسفر ، فقال: له عمرو بنُ العاص رضی الله عنه اصبحتَ و معنا ثياب فدع ثوبک يُغسَل ، فقال واعجبا لک يا عمرو بن العاص ! لئن كنت تجد ثيابا أفكلُّ النّاس يجد ثيابا ، والله ! لو فعلتُها لكانت سنة بل اغسل ما رأيت وانضح ما لم ار۔

(مؤطا امام مالک ص ۳۶، اعادة الجنب الصلوة وغسله اذا صلى ولم يذكر وغسله ثوبه۔

مؤطا امام مالک (مترجم) ص ۱۶۱ ج ا، رقم الحديث:۱۲۷)

ترجمہ:......حضرت یحیٰ بن عبدالرحمٰن بن حاطب رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ: انہوں نے حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایک ایسی جماعت میں شریک ہوکر عمرہ کیا جس میں حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بھی تھے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پانی کے قریب ایک جگہ رات کو پڑاؤ ڈالا (اتفاق سے) آپ کو احتلام ہوگیا، صبح ہونے کے قریب تھی، لیکن آپ کو ساتھیوں سے پانی نہیں ملا، چنانچہ آپ سوار ہوئے اور پانی کے پاس پہنچ کر احتلام کے اثرات ونشانات کو دھونے لگے حتی کہ خوب روشنی ہوگئی، حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ: آپ نے تو صبح کردی (یہ) ہمارے پاس کپڑے ہیں (انہیں پہن کر نماز پڑھ لیجئے) اور اپنا کپڑا چھوڑ دیئے، وہ بعد میں دھولیا جائے گا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ: اے عمرو بن العاص! تم پر تعجب ہے، اگر تمہارے پاس کپڑے ہیں تو کیا سب کے پاس کپڑے ہیں، بخدا ! اگر میں نے ایسا کیا تو یہ ایک طریقہ بن جائے گا، میں تو کپڑے میں منی دیکھتا ہوں تو دھولیتا ہوں، ورنہ پانی چھڑک لیتا ہوں۔

منی نظر آئے تو اسے دھولو، اور نہ نظر آئے تو سارے کپڑے کو دھولو

(۹)......عن ابی هريرة رضی الله عنه قال فی المنی يصيب الثوب : ان رأيته فاغسله ، والا فاغسل الثوب كله۔

(طحاوی ص٦٦ ج١، باب حكم المنى هل هو طاهر ام نجس؟ ، رقم الحديث:٢٨٧)

ترجمہ:......حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے منی کے متعلق جو کپڑے کو لگ جائے، فرمایا کہ: اگر وہ تمہیں نظر آئے تو اسے دھولو، ورنہ سارے کپڑے کو دھو۔

(۱۰)......عن ابن عمر رضی الله عنهما قال : اذا خفى عليه مكانه و علم انه قد اصاب غسل الثوب كله۔

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: (اگر آدمی کو احتلام ہو جائے) اور معلوم نہ ہو کہ منی کہاں ہے اور اسے احتلام کا یقین ہے تو پورے کپڑے کو دھو لے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ٥٠٧ ج ١، فی الرجل یُجنب فی الثوب ' فیطلبه فلا یجده ، رقم الحدیث: ٩٠٥)

(١١)......عن عبد الكريم بن رشيد ' قال : سئل انس بن مالك رضى الله عنه عن قطيفة اصابتها جنابة لا يدرى اين موضعها ؟ قال : اغسلها۔

(طحاوی ص ٦٧ ج ١، باب حكم المنى هل هو طاهر ام نجس؟ ، رقم الحديث:٢٩٢)

ترجمہ:......حضرت عبدالکریم بن رشید رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ایک ایسی چادر کے متعلق سوال کیا گیا جس میں منی لگ گئی تھی، لیکن یہ نہیں پتہ چلتا تھا کہ کہاں لگی ہے؟ آپ نے فرمایا کہ: (ساری) چادر کو دھوڈالے۔

(١٢)......عن عبد الكريم بن رشيد ' عن انس رضى الله عنه : فى رجل اجنب فى ثوبه فلم ير اثره ، قال : يغسله كله۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ٥٠٨ ج ١، فی الرجل یُجنب فی الثوب ' فیطلبه فلا یجده ، رقم الحدیث: ٩٠٧)

ترجمہ:......حضرت عبدالکریم بن رشید رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے اس شخص کے بارے میں دریافت کیا گیا جو کپڑے میں جنبی ہوا' اور جنابت کا اثر نہیں دیکھے، تو فرمایا کہ: پورا کپڑا دھولو۔

جس کپڑے میں منی لگ گئی اس میں نماز پڑھ لی تو اس کا اعادہ ہے

(١٣)......ابن وهب عن افلح بن جبير عن ابيه قال : عرسنا مع ابن عمر رضى الله

عـنهـمـا بـالابـواء ، ثـم سرنا حين صلينا الفجر حتى ارتفع النهار ، فقلت لابن عمر رضى الله عنهما : انى صليت فى ازارى وفيه احتلام ولم اغسله ، فوقف علىّ ، فقال انزل فاطرح ازارک وصلّ رکعتين واقم الصّلوة ثم صلّ الفجر ففعلت۔

ترجمہ:......حضرت ابن وہب رحمہ اللہ بروایت حضرت افلح بن جبیر رحمہ اللہ حضرت جبیر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ: انہوں نے فرمایا کہ: ہم نے (ایک دفعہ) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کے ساتھ مقام ابواء میں رات گزاری، ہم نے جب فجر کی نماز پڑھ لی تو وہاں سے چل پڑے، یہاں تک کہ جب دن بلند ہوگیا تو میں نے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ: جس کپڑے میں، میں نے نماز پڑھی ہے اس میں منی لگی ہوئی تھی اور میں نے اس کو دھویا نہیں تھا، آپ میری وجہ سے رک گئے اور فرمایا کہ: اتر کر کپڑے بدلو اور دو رکعت سنت پڑھ کر نماز کی اقامت کہو، اور فجر کی نماز پڑھو، میں نے ایسا ہی کیا۔

(المدونۃ الکبری ص۲۲ ج۱، باب المسح على الجبائر والظفر المكسى)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اپنے کپڑے سے منی کا اثر دھوڈالتے تھے

(۱۴)......انّ ابن مسعود رضى الله عنه كان يغسل اثر الاحتلام من ثوبه۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۱۵۱ ج۱، من قال : اغسل من ثوبک موضع اثره ، رقم الحديث:۹۱۹)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اپنے کپڑے سے احتلام (منی) کا اثر دھویا کرتے تھے۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کپڑے میں منی دیکھتے تو اسے دھوڈالتے

(۱۵)......انّ ابن عمر رضى الله عنهما غسل ما رأى۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۱۵۱ ج۱، من قال : اغسل من ثوبک موضع اثره ، رقم الحديث:۹۲۱)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما (اپنے کپڑے میں منی دیکھتے تو) اسے دھو ڈالتے تھے۔

کپڑے میں منی دیکھے تو اسے دھولے، ورنہ پانی سے چھڑک لے

(۱۶)......عن ابی هريرة رضی الله عنه انه كان يقول فی الجنابة فی الثوب : ان رأيت اثره فاغسله ' وان علمت ان قد اصابه ثم خفی عليک فاغسل الثوب ' وان شككت فلم تدر اصاب الثوب ام لا ' فانضحه۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۵۰۷ ج۱، فی الرجل يُجنب فی الثوب ' فيطلبه فلا يجده ، رقم الحديث: ۹۰۴)

ترجمہ:......حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کپڑے میں جنابت کے متعلق (فتوی دیتے ہوئے) فرماتے ہیں کہ: اگر آپ منی کے اثر کو دیکھو تو اسے دھولو، اور اگر منی کا یقین ہے مگر جگہ معلوم نہیں تو بھی کپڑے کو دھولو، اور اگر آپ کو شک ہے کہ کپڑے میں منی لگی ہے یا نہیں؟ تو (پانی سے) چھڑک لو۔

(۱۷)......انّ عمر بن الخطاب رضی الله عنه غسل ما رأی ' ونضح ما لم ير ، الخ۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۵۰۷ ج۱، فی الرجل يُجنب فی الثوب ' فيطلبه فلا يجده ، رقم الحديث: ۹۰۶)

ترجمہ:......حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (جب کپڑے میں منی کے اثر کو) دیکھتے تو اسے دھوڈالتے، اور (اگر منی کے اثر کو) نہ دیکھتے تو اس پر (پانی) چھڑک دیتے۔

(۱۸)......عن ابن عباس رضی الله عنهما قال : اذا اجنب الرجل فی ثوبه فرأى فيه أثراً فَلْيَغَسِلْه ' وان لم يرَ فيه اثراً فَلْيَنضحه۔

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: جب آدمی کو کپڑے میں جنابت لاحق ہو جائے اور اس میں منی کے اثر کو دیکھے تو اسے دھو لے، اور اگر منی کے اثر کو نہ دیکھے تو اس پر (پانی) چھڑک دے۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۵۰۶ ج۱، فی الرجل یُجنب فی الثوب ' فیطلبه فلا یجده ، رقم الحدیث: ۹۰۲)

تابعین کے آثار

(۱۹)......عن ابراهیم قال : اغسل المنی من ثوبک۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۵۱۱ ج۱، من قال : اغسل من ثوبک موضع اثره ، رقم الحدیث:۹۲۰)

ترجمہ:......حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: اپنے کپڑے سے منی کو دھوڈالو۔

(۲۰)......عن ابراهیم : فی الرجل یحتلم فی الثوب فلا یدری أین موضعه ؟ قال : ینضح الثوب بالماء۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۵۰۸ ج۱، فی الرجل یُجنب فی الثوب ' فیطلبه فلا یجده ، رقم الحدیث : ۹۱۰)

ترجمہ:......حضرت ابراہیم نخعی رحمہ اللہ اس شخص کے بارے میں جس نے کپڑے میں احتلام کیا اور ناپاکی کی جگہ معلوم نہ ہو تو (فتوی دیتے ہوئے) فرماتے ہیں کہ: کپڑے کو پانی سے چھڑک دے۔

(۲۱)......عن سالم قال : سأله رجل ' فقال : انّی احتلمتُ فی ثوبی ؟ قال : اغسله ، قال : خفی علیّ ؟ قال : رُشَّه بالماء۔

ترجمہ:......حضرت سالم رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: ان سے ایک آدمی نے سوال کیا کہ: مجھے

کپڑے میں احتلام ہوگیا ہے؟ تو آپ نے فرمایا: اسے دھوڈالو، اس نے کہا: مجھے جگہ معلوم نہیں؟ تو آپ نے فرمایا کہ: پانی سے چھڑک لو۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۵۰۸ ج١، فی الرجل یُجنب فی الثوب ' فیطلبه فلا یجده ، رقم الحدیث: ۹۱۲)

(۲۲)......عن سعید بن المسیب فی الجنابة فی الثوب قال : ان رأیته فاغسله ' وان اضللت فانضح۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۵۰۸ ج١، فی الرجل یُجنب فی الثوب ' فیطلبه فلا یجده ، رقم الحدیث: ۹۰۸)

ترجمہ:......حضرت سعید بن مسیّب رحمہ اللہ کپڑے میں جنابت کے بارے میں (فتوی دیتے ہوئے) فرماتے ہیں کہ: اگر آپ (منی کو) دیکھوتو دھوڈالو، اور (منی کی جگہ) گم ہوجائے (یعنی نہ دیکھ سکوتو' پانی سے) چھڑک دو۔

(۲۳)......عن محمد : فی الرجل تصیب ثوبه الجنابة ثم تخفی علیه ؟ قال : اغسله اجمع۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص ۵۰۸ ج١، فی الرجل یُجنب فی الثوب ' فیطلبه فلا یجده ، رقم الحدیث: ۹۰۹)

ترجمہ:......حضرت محمد (بن سیرین) رحمہ اللہ اس شخص کے بارے میں جس کے کپڑے میں جنابت لگی ہواور جگہ معلوم نہ ہو کہ کہاں لگی ہے (فتوی دیتے ہوئے) فرماتے ہیں کہ: آپ پورے کپڑے کو دھوڈالو۔

(۲۴)......عن هلال بن میمون ' قال : سألت عطاء بن یزید اللیثی عن الجنابة تکون

فی الثوب ؟ قال : تنضحه بالماء۔

ترجمہ:......حضرت ہلال بن میمون رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت عطاء رحمہ اللہ سے کپڑے میں جنابت کے بارے میں سوال کیا تو فرمایا کہ: پانی سے چھڑک لو۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۱۵۰ ج۱، فی الرجل یُجنب فی الثوب ' فیطلبه فلا یجده ، رقم الحدیث : ۹۱۷)

دلیل عقلی اور نظر طحاوی

امام طحاوی رحمہ اللہ نے باب کے آخر میں دلیل عقلی نقل کی ہے، جس کا خلاصہ یہ ہے:

ہر وہ چیز جس کا نکلنا باعث حدث ہے، وہ چیز فی نفسہ پاک ہے یا ناپاک؟ ہم نے غور کیا تو معلوم ہوا کہ پیشاب' پاخانہ' دم حیض' دم استحاضہ' دم مسفوح' یہ سب حدث ہیں، اور یہ ساری چیزیں فی نفسہ ناپاک ہیں، بلکہ نجاست غلیظہ میں سے ہیں، اسی طرح منی کا نکلنا بھی بالاتفاق حدث ہے، بلکہ حدث اکبر ہے، اس لئے کہ منی کے نکلنے کی وجہ سے غسل واجب ہوتا ہے، لہذا منی بھی ناپاک ہے۔

''اعتبرنا ذلک من طریق النظر ، فوجدنا خروج المنی حدثا اغلظ الاحداث ، لانه یوجب اکبر الطهارات ، فأردنا ان ننظر فی الاشیاء التی خروجها حدث کیف حکمها فی نفسها ؟ فرأینا الغائط والبول خروجهما حدث ، وهما نجسان فی انفسهما ، وکذلک دم الحیض والاستحاضة ' هما حدث ' وهما نجسان فی انفسهما ودم العروق کذلک فی النظر ، فلما ثبت بما ذکرنا ان کل ماکان خروجه حدثا فهو نجس فی نفسه ' وقد ثبت ان خروج المنی حدث ' ثبت ایضا انه فی نفسه نجس''۔(طحاوی ص۶۷ ج۱، باب حکم المنی هل هو طاهر ام نجس؟)

پاک چیز بھی محل نجاست سے نکلے تو ناپاک ہو جاتی ہے تو منی کیوں پاک

بعض وہ چیزیں جو فی نفسہ پاک ہیں، لیکن ان کا خروج ناپاک راستے سے ہو رہا ہے' انہیں بھی شریعت نے موجب طہارت قرار دیا ہے، جیسا کہ: ریح ہے' ریح فی نفسہ ناپاک نہیں ہے، لیکن اس کا نکلنا محل نجاست سے ہوتا ہے، اس لئے اس میں وضو واجب قرار دیا گیا، تو احداث موجبۃ للطہارات جتنے بھی ہیں وہ سب ناپاک ہیں تو منی بھی ناپاک ہونی چاہئے۔

سبیلین سے نکلنے والی سب چیزیں ناپاک ہیں تو منی بھی ناپاک ہوگی

حافظ ابن عبد البر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: منی کے سوا تمام چیزیں جو سبیلین سے نکلتی ہیں' بالاتفاق ناپاک ہیں، جب سب ناپاک ہیں تو اب مختلف فیہ چیز کا حکم بھی وہی ہونا چاہئے جو متفق علیہ کا ہے۔

شرعاً وعرفاً جن کو طبائع ناپسند کریں' وہ ناپاک ہیں' تو منی بھی ناپاک ہے

حضرت شاہ صاحب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: ہر وہ چیزیں جو شریعت اور عرف میں ناپاک تصور ہوتی ہیں' جن کو طبائع سلیمہ ناپسند کرتی ہوں، وہ ناپاک ہوتی ہیں، اب منی کو دیکھو کہ اس سے طبیعت میں کتنی گھن پیدا ہوتی ہے، کپڑے میں لگ جائے تو طبائع سلیمہ اس کو برداشت نہیں کرتیں، یہ علامت ہے کہ منی ناپاک ہے۔

منی تو پاک ہو' جب چالیس روز کے بعد علقہ بن جائے تو وہ ناپاک

یہ عجیب بات ہے کہ منی تو پاک ہے، اور جب چالیس روز گذر جائیں اور یہ علقہ کی صورت اختیار کرلے تو وہ ناپاک ہے، انسان کے جو مادہ قریب ہو گیا وہ تو ناپاک اور جو بعید ہے وہ پاک۔

خاتمہ

مسلک احناف پر چند اعتراضات اور ان کے جوابات

ہمارے مسلک پر چند اعتراضات بھی کئے گئے ہیں، مناسب ہے کہ رسالہ کے آخر میں ان کونقل کر کے ان کے مختصر جوابات بھی دیئے جائیں۔

احادیث میں فرک کا لفظ ہے، جو پاکی کی طرف مشیر ہے

(پہلا اعتراض)......کئی احادیث میں یہ مضمون آیا ہے کہ: کپڑے میں منی لگ جائے تو اس کو کھرچ دو، دھونے کا حکم نہیں دیا گیا، اگر منی ناپاک ہوتی تو فرک کا حکم نہ ہوتا بلکہ خون کی طرح دھونا ضروری ہوتا، یہ دلیل ہے کہ منی پاک ہے، اور فرک نظافت کے لئے ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ:......ناپاک چیزوں کی طہارت کے طریقے مختلف ہیں، بعض میں دھونا ضروری ہے اور بعض میں دھونا ضروری نہیں، چنانچہ روئی کو پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اسے دھن دیا جائے، اسی طرح زمین خشک ہونے سے پاک ہو جاتی ہے، بالکل اسی طرح منی سے طہارت حاصل کرنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ اسے فرک کر دیا جائے، بشرطیکہ وہ خشک ہوگئی ہو۔اس کی دلیل یہ حدیث ہے:

(۲۵)......عن عائشة قالت : كنت افرک المنی من ثوب رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا كان يابسا واغسله اذا كان رطبا۔

(دارقطنی ص۱۳۱ ج۱، باب ما ورد فی طهارة المنی و حكمه رطباً و يابساً ، رقم الحديث:۴۴۳)

ترجمہ:......حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: میں رسول اللہ ﷺ کے کپڑے سے منی کو کھرچ ڈالتی تھی، اگر منی خشک ہوتی، اور تر ہوتی تو دھو لیتی۔

فائدہ:......حدیث میں چھ طرح کے الفاظ آئے ہیں: غسل: دھونا۔ حت ، فرک ، حک: (ان تینوں کے معنی ہیں: کھرچنا)، مسح: (پوچھنا)، سلت: (دور کرنا)۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے منی کو رینٹ کی طرح فرمایا ہے

(دوسرا اعتراض)......حدیث میں فرمایا گیا کہ:

(۲۶)......عن ابن عباس فی المنی یصیب الثوب ، قال : انما هو بمنزلة النخامة والبزاق ، امطه عنک باذخرة۔

(دارقطنی ص۱۳۱ ج۱، باب ما ورد فی طهارة المنی و حکمه رطباً و یابساً ، رقم الحدیث:۴۴۳)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کپڑے میں منی لگنے کے بارے میں مروی ہے کہ: آپ نے فرمایا کہ: منی رینٹ اور تھوک کی طرح ہے، اس کو اپنے سے دور کردو (اگرچہ) اذخر گھاس کے ذریعہ ہو۔

اس کا جواب یہ ہے کہ:......صحیح سند کے ساتھ یہ بھی منقول ہے کہ:

(۲۷)......عن ابن عباس رضی الله عنهما قال : اذا اجنب الرجل فی ثوبه فرأی فیه أثراً فَلْیَغْسِلْه ، وان لم یرَ فیه اثراً فَلْیَنضحه۔

(مصنف ابن ابی شیبہ ص۵۰۶ ج۱، فی الرجل یُجنب فی الثوب ، فیطلبه فلا یجده ، رقم الحدیث: ۹۰۲)

ترجمہ:......حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: جب آدمی کو کپڑے میں جنابت لاحق ہو جائے اور اس میں منی کے اثر کو دیکھے تو اسے دھولے، اور اگر منی کے اثر کو نہ دیکھے تو اس پر (پانی) چھڑک دے۔

اس سے معلوم ہوا کہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے نزدیک منی ناپاک

ہے۔اس تعارض کودور کرنے کے لئے ضروری ہے کہ:’’ **المنی بمنزلة المخاط** ‘‘والے جملہ میں تاویل کی جائے‘ چنانچہ بعض حضرات نے یہ تاویل کی ہے کہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا منشاء منی کی طہارت بیان کرنا نہیں، بلکہ مشابہت چپکنے میں ہے یا سہولت سے زائل کرنے میں ہے۔بعض نے کہا منی سے مراد قلیل ہے جو درہم سے کم ہو۔ لیکن زیادہ صحیح بات یہ ہے کہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا منشاء یہ بیان کرنا ہے کہ: منی کو فرک کے ذریعہ دور کیا جاسکتا ہے،جیسا کہ مخاط اگر غلیظ اور خشک ہوجائے تو وہ فرک اور رگڑنے سے دور ہوجاتا ہے،اس لئے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا:’’**فامطه عنک ولو باذخرة**‘‘۔

اور علاوہ ازیں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کے اس ایک اثر کے مقابلہ میں دوسرے حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے آثار موجود ہیں جن میں غسل کا حکم دیا گیا ہے۔

منی ناپاک ہے تو پھر منی کی طرح پاخانہ اور خون میں بھی فرک ہونا چاہئے

(تیسرا اعتراض)......اس پر بعض حضرات نے یہ اشکال کیا کہ: اگر منی کو ناپاک کہا جائے جیسا کہ خون‘ پاخانہ ناپاک ہے تو پھر منی کی طرح پاخانہ اور خون میں بھی فرک کافی ہونا چاہئے،آپ تو دھونے کو ضروری سمجھتے ہیں۔

اس کا جواب یہ ہے کہ:......فرک بھی پاک کرنے کا ایک طریقہ ہے، رہا پاخانہ پر قیاس تو پاخانہ تو سب کے نزدیک ناپاک ہے،اور پاخانے سے استنجاء میں استنجاء بالحجر (ڈھیلے سے استنجاء کرنا) بھی سب کے نزدیک جائز ہے،اور استنجاء بالحجر میں کچھ نہ کچھ ناپاکی تو رہ جاتی ہے،تو کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ: استنجاء بالحجر پاخانہ کی پاکی کی دلیل ہے۔جیسے آپ کہتے ہیں کہ استنجاء بالحجر پاخانہ کے ناپاک ہونے کی دلیل ہے،اسی طرح ہم کہتے ہیں کہ فرک منی

کے ناپاک ہونے کی دلیل ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ: موزے میں نجاست لگ جائے تو پونچھ لو، موزہ پاک ہوجائے گا، تلوار میں نجاست لگ جائے تو پونچھ لو، تلوار پاک ہوجائے گی، کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ موزے اور تلوار میں نجاست کا پونچھنا نجاست کے پاک ہونے کی دلیل ہے؟ آپ بھی یہی کہیں گے کہ نجاست تو ناپاک ہے، مگر شریعت میں یہ بھی طہارت کا ایک طریقہ ہے، معلوم ہوا کہ فرک بھی دلیل طہارت نہیں، دلیل نجاست ہے، اور یہ طہارت کا ایک طریقہ ہے۔

رہا یہ سوال کہ: پیشاب' پاخانہ میں فرک کیوں نہیں؟ اس کا جواب یہ ہے کہ: قیاس کے خلاف روایت موجود ہے، اس لئے قیاس کو چھوڑ دیا جائے گا، خون اور پیشاب میں فرک کی کوئی روایت نہیں اور منی میں فرک کی روایت موجود ہے۔

حضرات انبیاء علیہم الصلوۃ والسلام کی پیدائش منی سے ہوئی، یہ منی کے پاک ہونے کی دلیل ہے

(چوتھا اعتراض)......حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی پیدائش منی سے ہوئی ہے تو منی کو کس طرح ناپاک کہا جائے گا؟ معلوم ہوا کہ منی پاک ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ:......انقلاب ماہیت سے ناپاک چیز پاک ہوجاتی ہے، لہذا جب منی گوشت سے بدل گئی تو پاک ہوگئی، تو قلب ماہیت کی وجہ سے اس میں طہارت آ گئی۔ پھر منی خون سے بنتی ہے، اور خون بالاتفاق ناپاک ہے، اس لئے منی ناپاک ہے، ورنہ خون کو بھی پاک کہنا پڑے گا۔

دوسری بات یہ ہے کہ: منی سے جس طرح حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوۃ والسلام کی

پیدائش ہوئی، اسی طرح کفار اور کتے اور خنزیر وغیرہ کی پیدائش بھی منی سے ہوئی تو، اگر تمہارے قیاس کی وجہ سے منی پاک ہے تو اس طرح تمہارے قیاس کے مطابق منی ناپاک ہوئی۔

کیا کوئی روایت ہے کہ آپ ﷺ نے منی والے کپڑے میں نماز پڑھی ہو؟

اگر منی پاک ہے تو کوئی روایت ایسی پیش کی جانی چاہئے جس میں آپ ﷺ نے زندگی میں ایک مرتبہ منی والے کپڑے میں بغیر دھونے کے یا بغیر رگڑنے کے نماز پڑھی ہو۔ اگر منی پاک ہوتی تو کم از کم آپ ﷺ بیان جواز کے لئے ایک مرتبہ عمل فرما کر ضرور دکھلا دیتے۔

نوٹ :...... خاتمہ کے مضامین میں ''دروس مظفری'' (ص ۲۳۸ ج ۲) ''درس ترمذی'' (۳۴۶ ج ۱) ''تحفة الالمعی'' (ص ۳۸۸ ج ۱) اور ''تحفة العبقری'' (ص ۴۶۳ ج ۱) سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔